Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۴۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۳۰

زیر اہتمام ایڈیٹر: یوسف سہیل شوق

جلد ۷۱/۳۶ — بدھ ۳ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ ۲۲ تبوک ۱۳۶۱ ہش ۲۲ ستمبر ۱۹۸۲ء — نمبر ۲۱۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱ تبوک / ستمبر ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جسم میں دردوں اور ضعف کے باعث تاحال ناساز ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بدستور دعائیں کرتے رہیں ۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے آمین۔

فلسطینی مسلمانوں کا قتلِ عام — خصوصی دعاؤں کی تحریک

بیروت کے فلسطینی مہاجر کیمپوں میں اسرائیل کی فوج کے ہاتھوں درندگی اور بہیمیت کا جو روح کو تڑپا کر رکھ دینے والا کھیل کھیلا گیا اور کھیلا جا رہا ہے اس نے عالم اسلام کے زخموں کو ایک بار پھر پوری شدت سے چھیل کر رکھ دیا ہے۔ ظلم اور درندگی کا یہ وحشیانہ سلسلہ تاحال چل رہا ہے۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس جو لاشوں کو اٹھانے کا انتظام کر رہی ہے کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ لاشیں اٹھانے کا کام اگرچہ بہت تیزی سے جاری ہے تاہم ابھی تک سینکڑوں لاشیں بیروت کی سڑکوں اور گلیوں میں پڑی ہیں۔ اسرائیلی فوج نے بعض مقامات پر اپنے بھیانک جرم پر پردہ ڈالنے کیلئے لاشوں کو بلڈوزروں کے ذریعہ زمین میں دفن کر کے چھپانے کی کوشش بھی کی ہے۔ ظلم اور درندگی کا یہ واقعہ اتنا غم انگیز ہے کہ دل اپنے خالق و مالک ربّ کے آستانہ پر جھک کر بے اختیار تڑپ اٹھتا ہے اور خون کے آنسو روتا ہے کہ اے ہمارے رحیم و رحمان خدا ہماری غلطیوں کی پردہ پوشی کر ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور اپنے پاک اور برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمارے فلسطینی بھائیوں کو اس ظلم سے نجات دے آمین ہمیں یقین ہے کہ احباب اس نازک موقعہ پر اپنے ربّ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہوں گے۔ دعا کی تحریک کرنے کیلئے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد احباب جماعت کے نام پہلا پیغام پھر سے احباب کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ — وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

هُوَ النَّاصِرُ — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پیارے احباب جماعت! — اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ہمارے سخت زخمی دلوں کے زخموں میں ایک ایسا زخم بھی ہے جو روز بروز زیادہ بھیانک، زیادہ گہرا اور زیادہ تکلیف دہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہر لمحہ ہمارے دلوں سے خونناب ٹپکا رہا ہے۔ میری مراد اسرائیل کے اُن انتہائی بھیانک اور بہیمانہ مظالم سے ہے جو وہ بڑی بیدردی اور سفاکی کے ساتھ مسلمانانِ عالم پر توڑ رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس کا شدید دکھ محسوس فرما رہے تھے اور اس ذکر پر اُن کی آنکھیں مجسّم درد بن جاتی تھیں۔

یہ درست ہے کہ بظاہر ہم ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہیں جو دنیا کی نظر میں التفات کے لائق بھی نہیں لیکن میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم اپنے ربّ کے ادنیٰ غلام ہیں اور استحقاق کے بغیر ہمیشہ اس کی رحمت اور فضلوں کے ہم مورد رہے ہیں اور وہ ہماری گریہ وزاری کو قبول فرماتا ہے۔ پس میں تمام احمدی احباب مرد و زن، بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد و کرب سے اللہ کے حضور ایک شور مچا دیں تاکہ وہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر فرد بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور اپنے ربّ کی رحمت کے قدم چوم کر عرض کریں۔ اے آقا رحمٰن رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں۔ اُمّتِ محمدیہ سے درگزر اور عفو کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے انکے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے اور ان کمزوروں کو دشمنانِ اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرما۔ مسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کہ دشمنوں کے دل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کی اُمّت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیقرار دلوں کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت میں جگہ دے گا اور ہمارے سخت زخمی دلوں کے اندمال اور سکینت کا سامان پیدا فرمائیگا اے خدا! ایسا ہی کر! دیکھ ہم تیرے حضور ذبح ہونیوالی قربانیوں کی طرح تڑپ رہے ہیں۔

؎ اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار ۔ کآخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرمؐ!

والسلام خاکسار
مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

جدوجہد کے ہر دور سے کامیابی کے بعد توجہ اپنے رب کی طرف پھیر ناحقیقی اسلامی عید ہے

تقویٰ کا لباس زیب تن کرنیوالوں کی زینت ہی ہے جو مسجدوں کو رونق بخشتی ہے

تنگی کے ہر دور کے بعد آسائش کا دور آتا ہے اور جدوجہد کا یہ لامتناہی سلسلہ کبھی مسلمان کے اوپر ختم نہیں ہوتا

جو قومیں سختی کے دور سے کامیابی کے ساتھ گذر گئیں ان کے حق میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا

یہی فلسفۂ حیات ہے، یہی فلسفۂ کائنات ہے جو ہمیشہ سے ہر چیز پر حاوی چلا جا رہا ہے

خطبہ عید الفطر فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۲ وفا ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی - ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل سورۂ قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

(الانشراح آیت: ۲ تا ۹)

اور پھر فرمایا

یہ عید جو رمضان شریف کے بعد آتی ہے جسے عموماً چھوٹی عید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کو کپڑوں سے بھی ایک تعلق ہے اور جہاں تک بچوں کا تعلق ہے ان کے نزدیک تو اس عید کی سب سے بڑی اہمیت اچھے اور نئے کپڑے ہیں اس کا تعلق کپڑوں سے کیوں ہوا؟ اس لئے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ سنت تھی کہ عید کے موقع پر نئے کپڑے زیب تن فرماتے، عطر لگاتے اور ہر لحاظ سے ظاہری زینت کا اہتمام فرما کر عید کے لئے تشریف لے جاتے۔ اُن دنوں سے آج تک امتِ محمدیہ میں یہی رسم چلی آئی ہے کہ اچھے، بہترین نئے کپڑے حاصل کئے جاتے ہیں۔ غریب اپنی توفیق کے مطابق اور امیر اپنی حیثیت اور پسند کے مطابق نئے کپڑے بناتا ہے۔

لیکن بعض اوقات لباس کے بعض پرانے حصوں میں بھی یا لباس میں سے بعض پرانے لباس میں بھی ایسی عظمت پائی جاتی ہے، ایسا تقدس پایا جاتا ہے کہ نئے کپڑوں پر انسان ان کو ترجیح دیتا ہے۔ آج اسی قسم کا ایک لباس میں نے بھی پہنا ہوا ہے یعنی حضرت مصلح موعود کا وہ کلاہ جس پر آپ پگڑی باندھا کرتے تھے۔ پرانا اتنا ہے کہ ایک دیکھنے والے نے کہا کہ حضرت صاحب کے کلّے پر تو تلّے کا کام ہوا کرتا تھا۔ میں نے کہا ہے تو وہی تلّے کا کام، لیکن امتدادِ زمانہ کی وجہ سے پہچانا نہیں جا رہا۔ میری بڑی بہن باجی جان ناصرہ بیگم نے مجھے عید کا یہ تحفہ دیا۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ لباس کے متعلق بعض غلط فہمیاں دور کر دینی ضروری ہیں۔

لباس انسان کے اندر کوئی عظمت پیدا نہیں کر سکتا، کوئی فخر پیدا نہیں کر سکتا، کوئی تقدس پیدا نہیں کر سکتا۔ کتنے ہی بڑے انسان کا لباس تبرکاً کوئی پہنے اس کا جذباتی تعلق تو ضرور ہے لیکن اس لباس پہننے سے اس میں کوئی شان پیدا نہیں ہو سکتی۔ کتنا ہی اعلیٰ زربفت و کمخواب کا کپڑا کسی نے زیب تن کیا ہو اس کپڑے سے تو انسان کو عزت حاصل نہیں ہوا کرتی، بلکہ معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

کپڑے انسانوں سے عزت پاتے ہیں۔

اس لئے ایسے اعمال کرنے چاہئیں کہ کپڑے پہننے والے اپنے کپڑوں کو برکت دیں اور عزت دیں نہ کہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔ سوائے ان کپڑوں کے جن کو اللہ نے ایسی برکت دی ہو کہ بادشاہ بھی ان سے برکت ڈھونڈنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس میں بھی تو یہی حکمت پیش نظر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت (اقدس..... ناقل) کو فرمایا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے، تو مراد یہ تھی کہ بعض پہننے والے ایسے متبرک ہوتے ہیں کہ جو کچھ بھی وہ پہنیں، ظاہری طور پر اس کی دنیا کی نظر میں کچھ بھی حیثیت نہ ہو اللہ کی نظر میں ان کپڑوں کو برکت دی جاتی ہے۔

"بادشاہ" کے لفظ سے متعلق بھی ایک غلط فہمی دور ہو جانی چاہیئے۔ اس الہام میں زور لفظ "بادشاہ" پر نہیں ہے، سٹریس (STRESS) بادشاہ پر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ کہا جائے کہ بادشاہوں کے برکت ڈھونڈنے کے نتیجے میں گویا نعوذ باللہ حضرت (اقدس..... ناقل) کی عزت افزائی ہوئی ہے تو یہ بالکل جھوٹ اور غلط خیال ہے۔

ساری دنیا کے بادشاہ

مل کر بھی حضرت (اقدس..... ناقل) کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی کوشش کریں تب بھی جہاں تک مقامِ (حضرت اقدس..... ناقل) کا تعلق ہے ایک ادنیٰ سا بھی فرق نہیں پڑتا۔ مسیحیت کا مقام محتاج نہیں ہے بادشاہوں کا، بادشاہ محتاج ہیں مسیحیت کے۔ پس اصل زور اس بات پر ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں

سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور ایک اَور زور بھی ہے جس میں حسرت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یعنی آج دنیا کے بڑے بڑے سلاطین، بڑے بڑے سربراہانِ مملکت تجھ سے غافل ہیں اور تیرے وجود سے برکت نہیں پا رہے۔ جو اصل برکتیں دینے والا وجود ہے۔ یہ تو ایسا وجود ہے کہ زندوں کو برکت دینے کے لئے پیدا کیا گیا مگر بے جان چیزیں بھی اس کی برکت سے عاری نہیں رہیں۔ ان کپڑوں تک کو برکت دے گیا جو اس نے زیب تن کئے حسرت کا مقام ہے کہ آج دنیا کے بڑے بڑے سلاطین اس وجود سے غافل ہیں لیکن

ایک ایسا زمانہ آئے گا

کہ وہ روتے ہوئے حسرتوں کے ساتھ کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔

پس جہاں تک کپڑوں کا تعلق ہے مَیں کسی کا لباس پہن لوں حضرت مصلح موعود کا ہو یا حضرت اقدس ..... کا، میری ذات اس لباس کے نتیجے میں کوئی تقدس نہیں پائے گی۔ اس کا تعلق اور چیزوں سے ہے۔

کپڑوں کا جہاں تک تعلق ہے، حقیقت یہ ہے، کہ کوشش کے طور پر انسان اچھا کپڑا زیبِ تن کرتا ہے۔ لیکن جن کو اچھے میسر نہ ہوں ان کے لئے بھی شرم کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ جس رسولؐ کے نمونے پر چلتے ہوئے آج ہم عید پر اچھے کپڑے پہن کر آئے ہیں یا ہمیشہ آتے ہیں اس رسولؐ کے اپنے کپڑے تو بہت سادہ ہوتے تھے اور دنیا کے معیار کے لحاظ سے بظاہر کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے تھے۔ پیوند لگے ہوئے تھے، اپنے ہاتھ سے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وہ پیوند لگاتے تھے۔ کپڑے سیتے تھے۔ بعض دفعہ کپڑا اتنا بوسیدہ ہو چکا ہوتا تھا کہ سیون کے پاس سے پھٹ جاتا تھا۔

پس اچھا

صاف ستھرا کپڑا پہننا تو سنت ہے

لیکن کپڑے کی قیمت کا کوئی تعلق نہیں ہے انسان کے مقام سے۔ ظاہری قیمت کچھ بھی ہو، حقیقت یہ ہے کہ کپڑا کسی اَور مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے صفائی کی حد تک تو ضروری ہے کہ غریب بھی صفا رکھے، لیکن اگر اسے اچھا خوبصورت کپڑا میسر نہ آئے تو کوئی حسرت کا مقام نہیں ہے، کوئی دُکھ کا مقام نہیں ہے، کسی قسم کی شرمندگی کا مقام نہیں ہے۔ اسے پوری جرأت اور پورے عزم اور پورے حوصلے کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیئے یہ سوچ کر کہ وہ آقا جس کی خاطر ساری کائنات کو پیدا کیا گیا تھا، جس کے لئے زینتیں بنائی گئی تھیں اس کا اپنا لباس بڑا سادہ ہوا کرتا تھا۔

پس کپڑوں میں کوئی فخر نہیں بلکہ بعض اوقات کپڑے انسان کو اپنے مقاصد سے غافل کر دیتے ہیں۔ ایسے مواقع جب بھی اسلامی تاریخ میں درپیش آئے بعض اوقات خلفاء کو سختی کرنی پڑی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ بعض گورنروں کے متعلق جب یہ شکایت پہنچی کہ وہ ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور تنعم کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان کو کوڑے مار کر سزا دی جائے گی اور یہ کپڑے اتارے جائیں گے۔ تو خلفائے اسلام کو اس طرف توجہ دلانی پڑی کہ نہ صرف یہ کہ کپڑوں میں عزت نہیں بلکہ بعض دفعہ کپڑے ذلت اور فلاکت کا نشان بن جاتے ہیں، اگر اپنے مقصد سے غافل کر دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے برعکس

بعض پھٹے پرانے کپڑے

جو اپنے مقصدِ حیات کو یاد دلانے میں کام آتے ہیں ان کو غیر معمولی عزت دی جاتی ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ کپڑوں سے زیادہ ان کی اہمیت ہو جاتی ہے ایک عارف باللہ کی نظر میں اس کی مثال کے طور پر ایک واقعہ آپ نے بارہا سنا ہوگا۔ لیکن وہ ایسا پیارا واقعہ ہے کہ بار بار سنانے سے بھی انسان نہیں تھکتا اور بار بار سننے سے بھی نہیں تھکتا۔ ایازؔ اور محمودؔ کا قصہ تو سب نے سُن رکھا ہے۔ کہتے ہیں ایازؔ سے محمودؔ غیر معمولی محبت رکھتا تھا اتنا پیار، ایسی شفقت کہ بڑے بڑے درباری، بڑے بڑے اونچے خاندانوں کے لوگ اور وزراء اور رؤساء اس مقام کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے تھے۔ اور تھا وہ ایک غلام۔ اس سے زیادہ اس کی حیثیت نہیں تھی۔ اس غیر معمولی قربت کے سلوک نے اس کیلئے لوگوں کے دل میں حسد پیدا کر دیا۔ حاسد نگاہوں نے ہر طرف تلاش کیا کہ کسی طرح اس کا کوئی ایسا نقص مل جائے جس کے نتیجے میں بادشاہ اس سے بدظن ہو جائے۔ چنانچہ اَور تو کچھ مل نہ سکا، ایک جاسوس آنکھ نے یہ دیکھ لیا کہ ایازؔ راتوں کو چھپ کر کسی کوٹھڑی میں جاتا ہے جس پر مضبوط تالا لگا ہوا ہے اور پہرہ ہے اور کوئی شخص وہاں جا نہیں سکتا۔ یہ سنکر جو رؤساء تھے ان کے دل بہت خوش ہوئے کہ اب یہ پکڑا گیا۔ خزانے سے جتنا مال چوری کرتا ہوگا یہ وہاں جا کر چھپا دیتا ہوگا اور جا کر ہیروں اور جواہر کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوگا۔ چنانچہ بادشاہ کو چغلی کھائی گئی کہ آپ جس پر اتنا اعتماد کرتے ہیں اس کا تو یہ حال ہے کہ سارا خزانہ لوٹ کر اس نے ایک کوٹھڑی میں چھپا رکھا ہے اور رات کو چھپ کر جاتا ہے اور دیکھتا ہے۔ محمودؔ نے کہا چلو ہم بھی دیکھتے ہیں وہ کیسا خزانہ ہے۔ ایاز سے کہا کہ چلو آج میں تمہارا خزانہ دیکھوں گا۔ وہ خاموشی کے ساتھ چل پڑا۔ تالا کھولا گیا۔ اندر دیکھا تو خالی کمرہ تھا۔ ایک طرف ایک بہت ہی پھٹا پرانا بوسیدہ کپڑوں کا جوڑا پڑا ہوا تھا۔ جس پر نظر پڑنے سے گھن آتی تھی ایازؔ نے کہا میرے آقا! میرا تو یہی خزانہ ہے۔ اسکو دیکھ کر میں آنکھیں ٹھنڈی کیا کرتا تھا۔

یہ تھی میری حیثیت،

یہ تھا میرا مقام جہاں سے آپ نے مجھے اٹھایا اور اس منصب پر پہنچا دیا۔ میں اس لیے یہاں آیا کرتا تھا کہ اپنے مقام کو نہ بھول جاؤں، آپ کے احسانات کو نہ بھول جاؤں فاخرانہ لباس زیب تن کرتے کرتے جب میرا بدن زیادہ آسائش محسوس کرنے لگتا تو میں اس جوڑے سے آ کے برکت پاتا تھا۔ یہ مجھے یاد دلاتا تھا کہ تم کون ہو اور کس مقام کے انسان ہو؟ تو اس جوڑے کی قدر و قیمت اس سارے شاہانہ فاخرانہ لباس سے زیادہ تھی ایک عارف کی نظر میں جو جانتا تھا کہ کپڑوں کی کیا قدر و قیمت ہوا کرتی ہے۔

پس اگر غریب کے کپڑے آج خراب ہیں، اگر بعض غریبوں کو یہ بھی توفیق نہ مل سکی ہو کہ ان کے کپڑے سارے کے سارے نئے ہوں یا بعض بچوں کے وہ کپڑے نئے نہ بنا سکے ہوں تو ان کے لیے کوئی دُکھ کا مقام نہیں۔

یہ عید کپڑوں سے تعلق تو رکھتی ہے لیکن

کپڑوں سے بے نیاز

بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اچھے کپڑے پہننے کی جو تلقین فرمائی اس میں اشارہ اَور تھا۔ اور قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ آیت یہ ہے۔

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ (الاعراف آیت: ۲۷)

اصل لباس تو اللہ کی نظر میں تقویٰ کا لباس ہے۔ عید کے دوران چونکہ بہت ریاضت اور عبادت کی توفیق ملتی ہے اور انسانی نفس کے بوسیدہ، غیر متقی کپڑے پھٹ پھٹ کر بدن سے اترتے رہتے ہیں اور تقویٰ کا نیا لباس پہنا جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو ظاہر کرنے کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تمثیلاً اچھے اور نئے کپڑے پہننے کی تلقین فرمائی۔ جس طرح

اصل قربانی

تو روح کی قربانی ہے لیکن اس کی یاد میں بکرے ذبح کئے جاتے ہیں۔ بکرے ذبح کرنا کوئی مقصود تو نہیں ہے۔ بکرے ذبح کرنے سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہاں وہ روحیں جو ذبح ہو رہی ہوتی ہیں اللہ کی خاطر، وہ واقفین زندگی جو عمر بھر کے لیے خدا سے عہد کرتے ہیں وفا کا اور ہر مشکل اور ہر مصیبت میں وفا کے اس عہد کو نباہتے ہیں، وہ ہے قربانی۔ اور ظاہری قربانی تو ایک علامت ہے۔

پس کپڑے جو ہم نئے پہنتے ہیں یہ اس طرف اشارہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی امت سے یہ حسن ظنی فرمائی اور یہ بتانا چاہا کہ جس طرح تم نے نئے روحانی کپڑے زیب تن کئے ہیں اب تم حق رکھتے ہو کہ نئے جسمانی کپڑے بھی زیب تن کرو۔ اللہ نے تم پر احسان کیا۔ تمہارے پرانے بوسیدہ فسق و فجور کے کپڑے پھاڑ کر الگ کر دیئے تمہارے بدنوں سے اور تقویٰ کے نئے لباس تمہیں پہنائے ہیں رمضان شریف میں۔ پس یہ نئے کپڑے تمہیں مبارک ہوں اور ان کپڑوں کی پیروی میں اب تمہیں حق ہے کہ تم جسمانی علامت کے طور پر بھی دوسرے کپڑے پہنو۔

عید کا فلسفہ یعنی

اسلامی عید کا فلسفہ

ایک بہت ہی عظیم الشان اور گہرا اور وسیع فلسفہ ہے۔ اس عید کو ظاہری دنیا کی عیدوں سے یا اہلِ دنیا کی عیدوں سے کوئی بھی مشابہت نہیں ہے۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ جہاں تک کپڑوں کا تعلق ہے اسلامی نظریہ کپڑوں کے بارے میں بالکل مختلف ہے۔ ایک غریب بھی جو رمضان سے حقیقت میں تقویٰ کی زندگی بسر کرتے ہوئے گزرا ہو، اللہ کی نظر تو اس کے کپڑوں پر پڑ رہی ہوتی ہے۔ ظاہری طور پر اس نے کچھ بھی نہ پہنا ہو تب بھی خدا کی آنکھ یہ دیکھ رہی ہوتی ہے کہ یہ تقویٰ کا لباس زیب تن کر کے نکلا ہے، یہ ہے میرا پیارا بندہ۔ یہ ہے وہ زینت جو حقیقت میں مسجد کو رونق بخشا کرتی ہے۔ جب کہ دنیا میں جتنے دوسرے مذاہب ہیں یا جتنی قومیں عیدیں مناتی ہیں ان میں اس فلسفے کا کلیۃً فقدان ہے۔

جن آیاتِ کریمہ کی میں نے تلاوت کی تھی ان میں بھی عید ہی کا فلسفہ بیان ہوا ہے اور سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک عید کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ وہ نبی جس کو ساری دنیا کے لیے اور ہمیشہ کے لیے نمونہ بنایا گیا اس کی عید کو نمونے کے طور پر تمام بنی نوع انسان کے سامنے رکھ دیا گیا اور پھر وہ فلسفہ بیان فرمایا گیا جو حقیقی عید کا فلسفہ ہوتا ہے اور پھر مومن کی توجہ دوبارہ اس عید کی طرف منعطف کروائی گئی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عید تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

کہ اے میرے بندے! کیا ہم نے تجھے شرح صدر نہیں عطا فرما دیا۔ لیکن شرح صدر کس چیز پر؟ اتنی عظیم قربانیاں ہم نے تجھ سے لیں کہ گویا انسان کی کمر توڑنے کے لیے کافی تھیں۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ کمر توڑ بوجھ تھا تیرے اوپر، لیکن ہماری خاطر تو نے اٹھا لیا۔ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ (الاحزاب آیت: ۷۳)

جو قرآن کریم میں آتا ہے یہ اسی کی طرف اشارہ تھا۔ جب تو نے وہ بوجھ ہماری خاطر اٹھایا اور اپنی ساری زندگی اس بوجھ کو اٹھانے میں وقف کر دی تب ہم نے وہ بوجھ تجھ سے اٹھا لیا

اور یہ تیری عید ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور جس طرح عید کے دن اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے فرمایا کہ ہم نے اس ذکر کی بلندی میں تجھے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ اب ہمیشہ جب بھی مسلمان عید منایا کریں گے جہاں میرے ذکر کو بلند کریں گے وہاں تیرے نام کو بھی ساتھ بلند کیا جائے گا۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اس میں کسی انسانی خواہش کا، انسانی تمنا کا دخل نہیں، یہ ہمارا فعل ہے۔ ہم نے تیرے ذکر کو تیری خاطر، تیرے پیار کی خاطر بلند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ ہے وہ عید،

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عید

جس کو نمونے کے طور پر ہمارے سامنے رکھ کر پھر اللہ تعالیٰ اس مضمون سے تھوڑا سا انحراف فرما کر فلسفۂ عید بیان فرماتا ہے۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ وہ قومیں جو آسانیاں چاہتی ہیں، جو ترقیات چاہتی ہیں، جو نعمت کے حصول کی خواہاں ہیں انہیں کبھی نہیں بھلانا چاہیئے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ تنگی اور تکلیف کی زندگی میں سے نکل کر تمہارے لیے کامیابیوں کا راستہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے کامیابی تک پہنچنے کا۔

یہ رمضان شریف اور یہ بعد کی عید بعینہٖ یہی منظر پیش کرتے ہیں کہ نہیں، ایک شدید سختی کے دور سے گزر کر ہم نکلے ہیں اور یہ عید ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ لیکن اسلام ایک کامل دین ہے اور کسی منزل کو آخری منزل قرار نہیں دیتا بلکہ مسلمان کو ایک جاری جدّ و جہد کے اندر مبتلا فرما دیتا ہے۔ اسکو بتاتا ہے کہ جس کو تم نے منزل سمجھ لیا اپنے سفرِ حیات میں وہی تمہاری موت کا پیغام بن جائے گی۔ تمہاری منزل مسلسل سفر ہے چنانچہ فرمایا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ ہر یُسر کی حفاظت کے لیے ایک اور عُسر میں سے تمہیں گزرنا پڑے گا اور یہ ایک

لامتناہی جدّ و جہد کا دور

ہے جو کبھی مسلمان کے اوپر ختم نہیں ہو سکتا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی کا وہی مضمون یہاں اور کھل جاتا ہے۔ کبھی کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم غافل نہیں ہوئے۔ ان معنوں میں آرام نہیں فرمایا جن معنوں میں بنی نوع انسان آرام کیا کرتے ہیں۔ بلکہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلسل اور جاری جدوجہد تھی۔ ایک چوٹی سر کی تو دوسری چوٹی سامنے تھی۔ دوسری چوٹی سر کی تو تیسری چوٹی سامنے تھی۔ لامتناہی ترقیات کا سلسلہ تھا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

میں اور بھی بہت سے لطیف پیغامات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قوموں کے عروج اور زوال کی ساری داستان اگر ایک فقرے میں کہی جانی ہو تو اس سے زیادہ پیارا، اس سے زیادہ کامل فقرہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ تمام تاریخِ عالم پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں وہ تمام قومیں جو آدم سے لیکر آج تک ہمارے سامنے آئیں اور چلی گئیں ان کے عروج و زوال کی داستان، ان کی عیدوں کی کہانیاں اور ان کی عیدوں کے ضائع ہو کر بکھر جانے کی کہانیاں اس آیت میں موجود ہیں۔ سختی کے دور میں سے جو قومیں گزریں، جنہوں نے اپنے اوپر مشقتوں کو خود وارد کیا، جنہوں نے اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھایا، خدا کا وعدہ ہمیشہ ان کے حق میں پورا ہوا خواہ وہ خدا کو ماننے والی تھیں یا نہیں ماننے والی تھیں۔ یہ ایک رحمتِ عام کا اعلان ہے۔ اس میں مذہب کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ ہر وہ قوم جس نے محنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو محنت کا پھل دیا ہے اور یہی اس میں پیغام ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔

اور

قومیں جب ترقی کر جاتی ہیں

تو ان کو یاد کروایا جاتا ہے کہ تمہاری ترقی اس بات پر منحصر تھی کہ تم نے محنت کی تھی۔ اگر تم تنعم کی زندگی پر راضی ہو گئے اور اپنے لیے یہی زندگی پسند کر کے بیٹھ گئے یا یہ سمجھ لیا کہ تم خدا کی خاص لاڈلی قوم ہو تمہیں یہ ترقی نصیب ہو گئی اور اب اسکو تم برقرار رکھ سکو گے تو خبردار! اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ہم دوبارہ تمہیں بتاتے ہیں کہ اس ترقی کا قرار، اس کا استقرار منحصر ہے اس بات پر کہ تم دوبارہ پھر ایک جدوجہد کا آغاز کرو اور دوبارہ اپنے اوپر ایک نئی سختی کی زندگی وارد کرو۔ اگر نہیں کرو گے تو تمہارا سارا ماحصل تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور دوبارہ تم ذلتوں اور نکبتوں کی طرف لوٹنے پر مجبور کر دیئے جاؤ گے۔ طوعاً و کرھاً تمہیں اس قانون کی لازماً پیروی کرنی پڑے گی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا تم یہ سمجھو گے کہ ہم مصیبت سے بچکر عیش و عشرت کی زندگی بسر کر لیں، لیکن خدا کی تقدیر تمہیں اجازت نہیں دے گی۔ تمہیں لازماً عُسر کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ اس لیے چاہو یا نہ چاہو تمہارا مقدر یہی ہے کہ ہر کوشش اور جدوجہد کے بعد جو تم پھل پاتے ہو اسکی لذتوں سے تبھی تک استفادہ کر سکو گے جب تک محنت کی زندگی کو اپنا شعار بنائے رکھو گے۔ غافل ہو جاؤ گے تو خدا کی تقدیر غافل نہیں ہو گی اس قانون سے۔ وہ نعمتیں چھین لے گی اور تمہارا کوئی بس نہیں چلے گا اور کوئی پیش نہیں جائے گی اور پھر تم ایک نہایت فلاکت زدہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیئے جاؤ گے۔

یہ خلاصہ ہے ساری

بنی نوع انسان کی تاریخ

کا۔ جیسا کل سچ تھا ویسا آج بھی سچ ہے اور کل بھی اسی طرح سچ رہے گا۔

اس میں غریب قوموں کے لیے بھی ایک بڑا پیغام ہے اور اس آیت کے تکرار کو ایک اور پہلو سے دیکھیں تو ایک اور مضمون سامنے آجاتا ہے۔ دنیا میں مختلف قومیں مختلف حال پر ملتی ہیں۔ بعض ایسی قومیں ہیں جو ترقی کی آخری منازل پر پہنچی ہوئی ہیں اور اس عروج کے نتیجے میں ان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان ترقی یافتہ اور پسماندہ قوموں میں بٹ جاتا ہے۔ ان حسرت زدہ قوموں کے لیے کیا خوشخبری ہے جو اپنے آپ کو ایسے بُرے حال میں پاتی ہیں کہ اپنی روٹی کے لیے بھی وہ دستِ نگر ہوتی ہیں ان قوموں کی جو ترقی یافتہ قومیں کہلاتی ہیں اپنے ہتھیاروں کے لیے، اپنی بقا کے لیے، اپنی تعلیم کے لیے۔ کشکول ان کے مقدر میں لکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بتاتا ہے کہ اے میرے بندو! تمہارے لیے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ان قوموں نے جس قانون کے تابع ترقی کی تھی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا لازماً تمہارا عُسر بھی یُسر میں تبدیل کر دیا جائیگا اگر اس قانون کی پیروی کرو گے۔ ایک انگریز شاعر نے اسی بات کو اپنے بھونڈے اور کمزور رنگ میں یوں بیان کیا:

IF WINTER COMES CAN
SPRING BE FAR BEHIND?

کہ اگر خزاں آگئی ہے تو کیا بہار کا موسم بہت دور پیچھے تو نہیں ہے نا، وہ بھی تو آہی جائے گا۔ تو اس سے مجھے یہ اشارہ ملا کہ یہ قانونِ قدرت ہر دوسری چیز پر حاوی ہے۔ نظامِ قدرت میں بھی یہی چیز ملتی ہے۔

ہر عُسر کے بعد ایک یُسر

خدا نے رکھا ہوا ہے اور ہر یُسر کے بعد پھر اس عُسر کا دَور آتا ہے اور یہی زندگی کا نام ہے۔ یہی فلسفۂ حیات ہے۔ یہی فلسفۂ کائنات ہے جو ہر چیز پر حاوی چلا جا رہا ہے۔

اس عمومی فلسفے کو بیان کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ اصل مضمون کی طرف مومن کی توجہ پھیر دیتا ہے۔ فرماتا ہے یہ تو عام قانون تھا۔ مگر ایک اور قانون ہے جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو نہیں بھلانا چاہیئے اور وہ قانون یہ ہے کہ دنیا کی قومیں تو دنیا کی نعمتوں پر راضی ہو جایا کرتی ہیں اس لیے ان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ لیکن تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام ہو۔ تمہاری عید یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ تمہاری عید کا معراج اور ہے اور وہ یہ ہے:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ہر جدوجہد کے دور سے گزرنے کے بعد جب تم کامیابیاں اور نعمتیں پاؤ تو تمہاری توجہ اپنے ربّ کی طرف پھرنی چاہیئے۔ پھر کھڑے ہو جانا فَانْصَبْ میں پھر محنت کی طرف اشارہ ہے۔ دراصل وہی مضمون ہے لیکن اور رنگ میں۔ حقیقی محنت کی طرف متوجہ ہو اور وہ حقیقی محنت ہے اللہ سے ملنے کے لیے محنت کرنا، اپنے ربّ کو پانے کے لیے جدوجہد کرنا۔

تو جس عید سے مضمون کا آغاز فرمایا گیا تھا اسی پر اس مضمون کی انتہاء کی گئی اور دوبارہ مومن کی توجہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حقیقی عید کی طرف پھیر دی گئی کہ دیکھو! جس بندے کا میں نے ذکر کیا تھا اور اپنی نعمتوں کا ذکر کیا تھا اس کی تو جنت ہی "میں" تھا۔ اس کی تو نعمتوں کا معراج "میں" تھا۔ چنانچہ ہر نعمت جو میں نے اسکو عطا فرمائی اس کے بعد پھر اس نے میرے لیے جدوجہد کا آغاز کیا۔ پس میں اس کے دل کی تمنا کی خاطر اس کو یہ کہتا ہوں کہ اے محمدؐ! میں جانتا ہوں کہ تیرے دل میں کیا ہے۔ پس تجھے اجازت دی جاتی ہے کہ ہر نعمت جو میں تجھ کو عطا کروں اس کے بعد دوبارہ میری خاطر ایک مشقت کے دَور کا آغاز کر۔ وَاِلٰی رَبِّکَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَارْغَبْ اور اپنے ربّ کی طرف توجہ دے اور اپنے ربّ کی طرف مائل ہو جا اور اسی طرح لذّتیں حاصل کر۔

پس آج کی عید جو ہم گزار رہے ہیں یہ بھی ایک کڑے رمضان میں سے نکلنے کے بعد کی عید ہے۔ لیکن

حقیقی عید اُسی کو نصیب ہو گی

جو اس عید کے فلسفے کو سمجھ کر اپنے ربّ کی طرف رجوع کرنے کے مضمون کو کبھی نہ بھولے۔ اگر یہ عید اس مضمون کو بھلانے والی عید ہے تو ایسے لوگوں کے لیے پھر وہی پیغام ہے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا خبردار! تمہارے مقدّر میں عُسر لکھا جائے گا اور یہ عید تم سے چھین لی جائے گی۔ اور اگر یہ مضمون تمہیں یاد رہے گا اور ہر جدّوجہد کے بعد جب خدا کی طرف سے آسائش کا دَور آئے گا تم اپنے ربّ کی طرف اپنی توجہ کا رُخ پھیر دو گے اور دین کو خالص کرتے ہوئے اپنے ربّ کی طرف ہی رغبت کرو گے تو تمہیں مبارک ہو تمہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عید عطا کی جائے گی جو دائمی عید ہے، جو ازلی اور ابدی عید ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس عید کی خوشی کو کسی انسان سے نہیں چھین سکتی۔"

آخر میں حضور نے فرمایا۔

"اب میں آپ کو عید مبارک کہتا ہوں اپنی طرف سے، ان معنوں میں جن معنوں میں میں نے بیان کیا ہے۔ آپ کو بھی عید مبارک ہو۔ ان کو بھی عید مبارک ہو جن کے ماں باپ نہیں ہیں۔ کیونکہ جس عید کا میں نے ذکر کیا ہے یہ کپڑوں سے بھی بالا ہے، ماں باپ کے ہونے اور نہ ہونے سے بھی بالا ہے۔ یہ ایسی عجیب عید ہے کہ اس کا دنیا کے حوادث سے متعلق ہی کوئی نہیں۔ یہ مہجوروں کو بھی مبارک ہو کیونکہ مہجوروں کے لیے بھی یہ عید، عید کا پیغام لے کے آتی ہے اگر اسکی حقیقت کو سمجھ جائیں۔ اور ان کو بھی مبارک ہو یہ عید جن کو اللہ نے وصل کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کو بھی مبارک ہو جو آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں محض اس لیے کہ

خدا کی طرف سے مقرر کردہ خلیفہ کا یہ مرکز

ہے آج کل اور اس کے سوا اور کوئی اہمیت نہیں ان کے دل میں۔ ایک پیار ہے محض للہ۔ تو جو لوگ باہر سے تکلیفیں اٹھا کر مشقت کر کے، اپنے گھروں کے آراموں کو چھوڑ کر عید یہاں منانے آئے ہیں مسافری کی حالت میں، ان کو بھی مبارک ہو اور وہ جو نہیں آسکے اور گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی مبارک ہو اور وہ بھی جن کے دور دور سے حسرتوں کے ساتھ پیغام آرہے ہیں کاش! ہم یہاں آسکتے اور نہیں آسکے، غیر ملکوں سے قادیان سے، ہندوستان سے، دوسری جگہوں سے، امریکہ اور یورپ اور افریقہ اور آسٹریلیا اور چین اور جاپان اور انڈونیشیا اور دیگر ممالک سے، ان سب بھائیوں کو بھی ہم سب کی طرف سے عید مبارک ہو۔

پس یہ عید ایک ایسی عید ہے جس کی مبارک کو کوئی وقتی حالت ہم سے چھین نہیں سکتی۔ یہ عید اور اس کی مبارک باد اتفاقی حادثات سے بالا ہے۔ پس آج امیروں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے اور

غریبوں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے۔

بیواؤں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے اور ان سہاگنوں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے جو اپنے گھروں میں خوشیوں کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ دکھیاروں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے اور سہولت سے زندگی بسر کرنیوالوں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے۔ یہ عید مبارک ہے ان کے لیے جو بیماریوں میں مبتلا کیے گئے اور یہ عید مبارک ہے ان کے لیے جن کے لیے رزق کی فراخی کی گئی۔ امیر و غریب، بیمار اور صحت مند آج ہر ایک کی عید ہے۔ اور یہ وہ عید ہے جس کی مبارک کو کوئی شیطان کسی انسان سے کسی حالت میں بھی چھین نہیں سکتا کیونکہ رضائے باری تعالیٰ کی عید ہے اور رضائے باری تعالیٰ پر شیطان کی کوئی دسترس نہیں ہو سکتی۔

پس ان معنوں میں تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے عید مبارک ہو۔ عالم اسلام کے لیے عید مبارک ہو اور ان کو حقیقی عید کی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بخشے۔

جو کوتاہیاں ہم سے ہوئیں ان کو نظر انداز فرما دے۔ اگر جدّوجہد کے رستوں کے حق ادا نہیں کر سکے خواہ جان کر یا غلطی اور خطا سے، وہ ہمیں بخشش عطا فرمائے۔ عفو اور درگزر سے کام لے۔ رحم کرے ہمارے حال پر اور ہمیں آئندہ توفیق عطا فرمائے کہ اس کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے بیش از بیش اس کی رضا کو حاصل کرتے رہیں۔ یہی ہماری عید ہے اور یہ دائمی عید ہے اللہ اسکو قائم اور دائم اور سلامت رکھے آمین۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

"آیئے اب دعا کریں۔"

چنانچہ حضور نے پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔ دُعا کے بعد حضور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

تجنید کی فہرستیں

گذشتہ دنوں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک ہفتہ تجنید منایا گیا ہے قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کے دوران تیار ہونے والی تجنید کی فہرستیں جلد از جلد مرکز ارسال کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(حبیب الرحمان زیروی مہتمم تجنید)

وقفِ جدید کے سالِ رواں کے اختتام میں صرف چار ماہ باقی ہیں۔ احباب اپنا چندہ جلد ادا فرمائیں۔

ناظم وقفِ جدید

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۴ ستمبر بروز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع مسجد اقصیٰ میں ہو رہا ہے۔ حسب پروگرام نماز تہجد تمام خدام مسجد اقصیٰ میں ادا کریں گے اس کے بعد تعلیمی اور زبانی پروگرام ۱۰½ بجے تک اور بعد نماز جمعہ تا ۵ بجے تربیتی تقاریر علماء سلسلہ کا پروگرام ہوگا۔ ہر خادم سے اس تربیتی اجتماع میں شمولیت کی درخواست ہے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ـــ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانے خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ

فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

جدید فیشن کے مطابق

• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات • اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فون نمبر ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم

فرحت علی جیولرز

لاہور

الندرت میڈیکوز

سستی اور معیاری ادویات کی خرید کے لئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں

دکان ۱۴ احمدیہ مارکیٹ نزد ڈاکخانہ گولبازار ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمرا اسٹیٹس

فون ۳۸۵۲

۶۹۹ - اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

برٹش ایئرویز

• ایئر ریزرویشن اور دیگر ہر قسم کی سفری دستاویزات کیلئے معلومات/مشورہ/خدمات کیلئے رابطہ قائم کریں۔

ہم آپ کی بہترین خدمت کریں گے

المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۴۹۳

British airways

We'll take more care of you

Information office

AL-FURQAN MOTORS LIMITED

Authorised Dealers of National Motors Ltd.

For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی-۳-

فون: ۷۴۶۰۹

الفضل کے پرانے اخبار سنبھال کر رکھیں یہ آپکے بچوں کے لیے ایک بہترین سرمایہ ہے (مینجر)

زرعی زمین

برائے فروخت

ربوہ سے چھ میل کے فاصلہ پر

نہری زرعی زمین باموقعہ اور مناسب قیمت پر دستیاب ہے

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرماویں

پتہ:- مرزا حفیظ احمد دارالصدر ربوہ

فون:- ۴۵۳

موجد پائلز کیور کی پیشکش

نظام تنفس Respiratory System

کی پرانی بیماریوں کے کامیاب نسخے جو دوسری ادویات کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

دمہ	Asthma Course	Rs. 40/-
نزلہ حلق	Catarrh Cure	Rs. 15/-
پرانا زکام	Cold Cure	Rs. 15/-
مزمن کھانسی	Cough Cure	Rs. 15/-

نیز ٹانسلز۔ ناک کی بندش۔ گلے کی سوزش و خراش وغیرہ کی کیورز (CURES) مارکیٹ سے ۱۵ دن کیور۔ ڈاک پارسل سے ۵ مزید۔

برائے گھٹے و کنڈیشن مفت

رکیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی۔ مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون: ۴۳۶

دفتر: ۵۳۵

آپکو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب:

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چوک دتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ثم الحمد للہ

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ کی طرح ہم دن چوگنی رات چوگنی ترقی کریں

فضل خدا کا ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے (آمین)

کراچی کے

پُررونق علاقہ کریم آباد کے بازارِ فیصل میں

اعلیٰ معیار کے دیدہ زیب اور پُرکشش زیورات کی آپ کی اپنی دوکان

الکریم جیولرز

(ایئر کنڈیشنڈ)

کا مورخہ ۲۵ ستمبر ۸۲ء

بروز ہفتہ بفضل تعالیٰ

عظیم الشان افتتاح

اللہ تعالیٰ اپنی بیشمار خیر و برکات

ہمیشہ نازل فرماتا رہے

آمین

پروپرائیٹرز۔

میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

الکریم جیولرز

بازارِ فیصل (بالمقابل مینا بازار)

کریم آباد چورنگی کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔